49019 ـ قضاء ميں نمازوں كى ترتيب كى كيفيت

سوال

قضاء كى جانے والى نمازوں كى ترتيب كى كيفيت كيا ہو گى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جمہور اہل علم كے مسلك كے مطابق نمازوں كى قضاء ميں ترتيب واجب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى "المغنى " ميں لكھتے ہيں:

(اور بالجملہ يہ كہ قضاء ميں ترتيب واجب ہے.

امام احمد نے كئى ايك جگہ يہى بيان كيا ہے... اور نخعى، زهرى، ربيعہ، يحي انصارى، امام مالك، ليث، اور امام ابو حنيفہ اور اسحاق رحمہم اللہ جميعا سے اسى طرح منقول ہے.

اور امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں: واجب نہيں؛ كيونكہ فرض فوت شدہ ہے چنانچہ اس ميں ترتيب واجب نہيں، جس طرح روزے ہيں... جب يہ ثابت ہو گيا تو تو اس ميں ترتيب واجب ہے، چاہے كتى بھى زيادہ ہوں، امام احمد نے يہى بيان كيا ہے.

اور امام مالك اور ابو حنيفہ رحمہما اللہ كہتے ہيں:

ايك دن اور رات كى نمازوں سے زيادہ ميں ترتيب واجب نہيں؛ كيونكہ اس سے زيادہ ميں ترتيب كا معتبر ہونا اس كے ليے مشقت ہے، اور يہ تكرار ميں داخل ہونے كا باعث ہے، چنانچہ روزوں كى قضاء ميں عدم ترتيب كى طرح ساقط ہو جائيگى) اھـ.

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (1 / 352).

چنانچہ اس سے حاصل يہ ہوا كہ احناف، مالكيہ، حنابلہ ميں سے جمہور اہل علم كے ہاں ترتيب واجب ہے، ليكن اتنا ہے كہ مالكى اور احناف كے ہاں ايك دن اور رات سے زيادہ ہونے كى صورت ميں ترتيب واجب نہيں.

ترتیب کی صورت یہ ہو گی کہ جس طرح معروف نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح قضاء بھی ادا کی جائیگی، چنانچہ مثلا جس کی ظہر، عصر کی نماز رہ گئی تو وہ پہلے ظہر اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گا.

لیکن بھولنے اور جہالت کی بنا پر ترتیب ساقط ہو جائیگی، اور اسی طرح موجودہ نماز کا وقت نکل جانے اور جماعت رہ جانے کا خدشہ ہو تو پہلے حاضر نماز ادا ہو گی اور پھر فوت شدہ، راجح یہی ہے.

اس لیے جس کی دو نمازیں رہ گئی ہو مثلا ظہر اور عصر اور اس نے بھول کر پہلے عصر کی نماز ادا کر لی یا ترتیب کے وجوب سے جاہل ہونے کی بنا پرتو اس کی نماز صحیح ہو گی.

اور اگر یہ خدشہ ہو کہ قضاء والی نماز ادا کرنے سے موجودہ عصر کی نماز کا اختیاری وقت نکل جائیگا تو وہ عصر کی نماز پہلے ادا کرے، اور پھر اپنی فوت شدہ کی قضاء کرے.

اور اسی طرح اگر وہ مسجد میں داخل ہو تو کیا وہ جماعت کے ساتھ موجودہ اور حاضر نماز ادا کرے یا کہ فوت شدہ نماز کی قضاء کرے ؟

امام احمد ایك روایت میں کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے کہ جماعت رہ جانے کے خوف سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے.

لیکن اس حالت میں انسان کو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کی نیت سے جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیے، جیسا کہ اگر کسی کی ظہر کی نماز رہتی ہو اور وہ مسجد میں آئے تو عصر کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز کی نیت سے نماز ادا کر سکتا ہے، اور امام کی نیت سے مقتدی کی نیت مختلف ہونا کوئی ضرر اور نقصان نہیں دے گا، پھر بعد میں وہ عصر کی نماز ادا کر لے .

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 138 - 144).

واللہ اعلم .